اے اہلِ فجر

تالیف

صالح بن عبدالرحمٰن الخضیری

ترجمانی

مشتاق احمد کریمی

داعی مکتب دعوت وتوعیۃ الجالیات ربوہ، ریاض

ناشر

مکتب دعوت وتوعیۃ الجالیات ربوہ، ریاض

انٹرنیٹ سیکشن

www.islamhouse.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے اہلِ فجر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَصَلیّٰ اللّٰہُ عَلیٰ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلیٰ آلِہِ وَصَحْبِہِ وَبَعْدُ:

ایک جماعت جسے ہر بھلائی کے انجام دینے کی توفیق ملی ہے، جس کے افراد کے چہرے روشن ہیں، جن کی پیشانیاں چمک دار ہیں اور جن کے اوقات بابرکت ہیں۔ اگر آپ کا شمار ان میں ہے تو آپ اللہ کے اس فضل وکرم پر اس کا شکرادا کیجئے، اور اگر آپ کا شمار ان میں نہیں ہے تو آپ کے لئے میری دعا ہے کہ آپ اس قافلہ میں شامل ہو جائیں۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ کون سی جماعت ہے؟

یہ جماعت اہلِ فجر کہلاتی ہے! یہ ایسے لوگ ہیں جو اس فریضہ کی ادائیگی کے نہایت حریص ہیں، اس شعار کے ساتھ خصوصی اعتناء برتتے ہیں، ان کا ہر فرد اسی شعار سے اپنے دن کا استقبال کرتا ہے اور اسی سے اپنے دن کو شروع کرتا ہے۔ اور اس کے ادا کرنے والے کی شہادت ملائکہ دیتے ہیں، اور جو اسے باجماعت ادا کرے گویا اس نے پوری رات قیام کیا۔

یہ فجر کی نماز ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ''قرآن'' کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿**وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْداً**﴾ (بنی اسرائیل: ۷۸)

''اور فجر کا قرآن پڑھنا بھی، یقیناً فجر کے وقت کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے''۔

اس نماز کی پابندی دخولِ جنت کا سبب ہے، اس کے لئے وضو کرنے میں نہ جانے کتنے درجے بلند ہوتے ہیں، اور اس کے لئے چلنے میں کتنی نیکیاں ملتی ہیں۔ اور اس کے بعد کے اوقات میں خیر و برکات کا نزول ہوتا ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ﴿**اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا**﴾ ''اے اللہ! تو میری امت کے لئے اس کے اولین وقت میں

برکت نازل فرما''۔ (اس حدیث کو امام احمد، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے)۔

اہلِ فجر جنہوں نے اللہ کے داعی کی دعوت پر لبیک کہا جب وہ یہ ندا لگاتا ہے: ﴿حَيَّ عَلىٰ الصَّلاَةِ، حَيَّ عَلىٰ الْفَلاَحِ﴾ ''نماز کے لئے آؤ، فلاح پانے کے لئے آؤ''۔ چنانچہ ان اہلِ فجر کے لئے سلامتی ہو، جب وہ ﴿اَلصَّلاَةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ﴾ (**نماز نیند سے بہتر ہے**) کا الہام الٰہی پاتے ہیں اور عبودیت و بندگی کے معانی کا ادراک وشعور کرتے ہیں، چنانچہ ایام کی سعادت وکامرانی ان کا استقبال کرتے ہیں، انہیں خوش خبری دیتے ہیں اور انہیں اس پر کاربند کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِيْ الظُّلَمِ إِلىٰ الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ ''رات کی تاریکیوں میں مسجدوں کی طرف چلنے والوں کو بروز قیامت کامل نور کی خوش خبری سنا دو''۔ (ترمذی وابوداؤد)

اے اہلِ فجر! تم عظیم اجر وثواب حاصل کرنے میں کامیاب ہو چکے ہو، لہذا تمہیں اہلِ خواہشات اور اہلِ حظوظ عاجلہ پر رشک کرنے کی حاجت نہیں، کیونکہ بخدا ان کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس پر رشک کیا جائے، اس کے بجائے تمہیں اللہ کے فضل ورحمت پر رشک کرنا چاہئے اور اسی کا تمہاری اعانت پر شکر ادا کرنا چاہئے اور اسی کی طرف تمہاری تمام تر توجہ صرف ہونی چاہئے۔ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: ﴿مَنْ صَلىّٰ الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلىّٰ الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلىّٰ اللَّيْلَ كُلَّهُ﴾ ''جس نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی، گویا اس نے آدھی رات قیام کیا اور جس نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی، گویا اس نے پوری رات قیام کیا''۔ (مسلم)۔

اے اہلِ فجر! تمہاری لئے مبارکبادی ہے کہ تم جنت میں اپنے رب کریم کے چہرہ انور کی لذتِ نظر سے بہرہ ور ہوگے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا

تَـرَوْنَ هٰـذَا الْـقَـمَـرَ لاَ تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَلَّا تُغْلَبُوْا عَلىٰ صَلاَةٍ قَبْـلَ طُـلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا، ثُمَّ قَرَأ ''وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ'' ﴾ ''تم لوگ اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح یہ چاند دیکھ رہے ہو، اس کے دیکھنے میں کوئی شبہ نہیں ہوگا، لہٰذا اگر تم طلوعِ شمس سے قبل نماز اور غروبِ شمس سے قبل نماز ادا کرنے میں مشغول نہ رہنے کی طاقت رکھتے ہو، تو ضرور ان نمازوں کو ادا کرو، پھر نبی کریم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اور اپنے رب کی تسبیح تعریف کے ساتھ بیان کریں سورج نکلنے سے پہلے بھی اور سورج غروب ہونے سے پہلے بھی''۔ (بخاری ومسلم)

اے اہلِ فجر! کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ لوگ تو اموال وعورتیں لے کر جائیں اور تم اوقات میں برکت، نشاط وخوش گواریِ نفس، مختلف ہدایات، دخول جنت اور نزولِ رحمت کے ساتھ واپس لوٹو۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿**مَـنْ صَـلـىّٰ الْبَـرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ**﴾ ''جس نے دو ٹھنڈے وقت (صبح وشام) کی نماز پڑھی وہ جنت میں داخل ہوگا''۔ (بخاری ومسلم) اور ''دو ٹھنڈے وقت'' سے مراد فجر اور عصر کی نماز ہے۔ نیز نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿**لَـنْ يَـلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلىّٰ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا**﴾ ''وہ شخص جہنم میں ہرگز داخل نہیں ہوسکتا جس نے طلوعِ شمس اور غروبِ شمس سے قبل والی نماز پڑھی''۔ (مسلم) اور اس سے مراد نماز فجر اور نماز عصر ہے۔

اے اہلِ فجر! تم لوگ اللہ تعالیٰ کی حفاظت وذمہ داری کے سبب بالکل محفوظ ہو، تمہارے نفس خوش گوار اور تمہارے جسم نشیط ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿**مَنْ صَلىّٰ الصُّبْحَ فَهُـوَ فِـيْ ذِمَّةِ الـلّٰـهِ**﴾ ''جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت وذمہ داری میں ہے''۔ (مسلم) نیز نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿**يَـعْـقِـدُ الشَّيْطَانُ عَلىٰ قَافِيَةِ رَأْسِ**

أَحَـدِكُمْ إِذَا نَامَ ثَلاَثَ عُقَدٍ وَيَضْرِبُ عَلىٰ مَكَانِ كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْکَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلیّٰ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَأَصْبَحَ نَشِيْطاً طَيِّبَ النَّفْسِ ، وَإِلَّا خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلاَنَ﴾ ’’تم میں سے ہر شخص کی گُدی میں جب وہ سوتا ہے، شیطان تین گرہیں لگا تا ہے اور ہر گرہ کی جگہ پر یہ بات ڈالتا ہے کہ ’’ابھی رات بہت ہے، لہٰذا سوتے رہو‘‘۔اب اگر وہ بیدار ہوگیا اور اللہ کا ذکر کیا تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، اور اگر وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے، اور اگر نماز پڑھتا ہے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور وہ چست ونشیط اور خوش گوارِ نفس کے ساتھ صبح کرتا ہے، ورنہ سست اور خبثِ نفس کے ساتھ صبح اٹھتا ہے‘‘۔(متفق علیہ)۔

اے **اہلِ فجر**! تمہاری شرف وعزت کے لئے یہ بات کافی ہے کہ تمہارے لئے رحمٰن کے ملائکہ شہادت وگواہی دیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: ﴿يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلاَئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلاَئِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلاَةِ الْفَجْرِ وَصَلاَةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ۔ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ۔ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ﴾ ’’تمہارے درمیان رات کے ملائکہ اور دن کے ملائکہ باری باری آتے ہیں اور فجر کی نماز اور عصر کی نماز میں اکٹھا ہوتے ہیں، پھر وہ ملائکہ جو تمہارے درمیان رات میں تھے وہ اللہ کے پاس چڑھتے ہیں تو ان کا رب ان سے سوال کرتا ہے - حالانکہ وہ ان کو سب سے بہتر جانتا ہے- تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ ملائکہ جواب دیتے ہیں: ہم نے ان کو اس وقت چھوڑا جب وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ہم جب ان کے پاس آئے تھے تو اس وقت بھی وہ نماز ہی پڑھ رہے تھے‘‘۔(بخاری ومسلم)۔

اے اہلِ فجر خاص طور پر اور جو جماعت کی پابندی کرتے ہیں عام طور پر! تم خوش ہو جاؤ: کیونکہ تمہارا وضو کرنا درجات کی بلندی کا سبب ہے، تمہارا مسجدوں کی جانب چلنا نیکی ہے اور مسجد میں تمہارا بیٹھنا رحمت و بخشش کا سبب ہے۔ محمد حبیب ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿مَنْ غَدَا إِلىٰ الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ فِيْ الْجَنَّةِ نُزُلاً كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ﴾ ''جو صبح یا شام کے وقت مسجد کی طرف چلے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ہر صبح وشام جانے کے بدلہ ایک ایک مہمان خانہ تیار کرے گا''۔ (بخاری ومسلم)۔

نیز محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا: ﴿صَلاَةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلاَةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً، وَذٰلِکَ أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلىٰ الْمَسْجِدِ لاَ يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلاَةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ، فَإِذَا صَلىّٰ لَمْ تَزَلِ الْمَلاَئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَادَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، وَلاَ يَزَالُ أَحَدُهُمْ فِيْ صَلاَةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلاَةَ﴾ ''جماعت کی نماز تنہا نماز سے ستائیس درجہ فضیلت والی ہے، اور یہ کہ جب وہ وضو کرتا ہے اور بہتر طور پر وضو کرتا ہے، پھر مسجد کی طرف نکلتا ہے اور نماز کے علاوہ اس کا کوئی دوسرا مقصد نہیں ہوتا، تو اس کے ہر قدم کے بدلہ ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے اور ایک گناہ مٹایا جاتا ہے، پھر جب نماز پڑھ لیتا ہے تو ملائکہ برابر اس کے لئے رحمت ومغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنے مصلیٰ پر رہتا ہے، کہتا ہے: اے اللہ! اس کو بخش دے، اس پر رحم فرما۔ اور مصلیوں میں ایک شخص نماز ہی کی حالت میں ہوتا ہے جب تک وہ نماز کے انتظار میں ہے''۔ (بخاری ومسلم) اور مسلم شریف کی روایت میں یہ اضافہ ہے: ﴿اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ، مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ، مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ﴾ ''اے اللہ! اس پر

رحم فرما، اے اللہ! اسے بخش دے، اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما۔ جب تک وہ اس جگہ میں ایذادہ بات نہ کرے اور جب تک اپنا وضو توڑ نہ دے''۔

نیز نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿**ألاَ أدُلُّكُمْ عَلىٰ مَا يَمْحُوْ اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَاوَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ قَالُوْا : بَلىٰ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: إسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلىٰ الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا إلىٰ الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلاَةِ بَعْدَ الصَّلاَةِ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ**﴾ ''کیا میں تمہیں وہ باتیں نہ بتادوں جن سے اللہ تعالیٰ تمہاری خطاؤں کو مٹادے اور تمہارے درجات کو بلند کردے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: ضرور اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ناپسندیدگی کے باوجود کامل وضو کرنا، مسجدوں کو زیادہ سے زیادہ چل کر جانا اور نماز کے بعد نماز کا انتظار کرتے رہنا، یہی سرحد کی حفاظت و پہرہ داری ہے، یہی سرحد کی حفاظت و پہرہ داری ہے'' (مسلم)۔

لہٰذا نمازِ فجر کی پابندی وحفاظت کرنے والوں کے لئے سلامتی ہے، جبکہ انہوں نے شب بیداری چھوڑی، رات کی رنگین محفلوں کو تیاگ دیا اور عظیم اجر وثواب سے سرخرو ہوئے۔آپ ان میں سے ایک کو دیکھیں گے کہ وہ نماز فجر کے لئے رات ہی سے الارم والی گھڑی، وضواور مختلف اوراد ودعا کے ساتھ سراپا تیار رہتا ہے، اگر اسے نماز فجر کے فوت ہونے کا خوف لاحق ہوتا ہے تو وہ کسی کو وصیت کرتا ہے کہ وہ اسے بیدار کردے۔اوران سب سے پہلے اس کا وہ احساسِ ایمانی ہے جس سے اس کا قلب معمور ہے، یہانتک کہ اگراس کے ساتھ کوئی معاملہ پیش آجاتا ہے جواس کے ایک مرتبہ بھی تاخیر سے سونے کا سبب بن جاتا ہے، تو آپ اسے پائیں گے کہ وہ نماز کے لئے ہڑبڑا کراور اس کی ادائیگی میں سبقت کرتے ہوئے نیند سے بیدار ہوجاتا ہے۔ چنانچہ اللہ ہی کے لئے ان کی خوبی ہے جب وہ وقت پر نمازِ فجر پڑھتے ہیں، اس

کے وقت کی حفاظت کرتے ہیں اور اس پر مداومت برتتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین عمل سے سرفراز ہوتے ہیں۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ﴿سَألْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: أيُّ الأعْمَالِ أحَبُّ إلىٰ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ؟ قَالَ: اَلصَّلاَةُ عَلىٰ وَقْتِهَا﴾ ''میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشادفرمایا:''وقت پر نماز پڑھنا''۔(بخاری ومسلم)۔

درحقیقت یہی لوگ مرد ہیں اور حقیقت میں سچے مومن ہیں۔ ہمارے رب بزرگ وعظیم نے فرمایا: ﴿فِيْ بُيُوْتٍ أذِنَ اللّٰهُ أنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالآصَالِ، رِجَالٌ لاَ تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَلاَ بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَإقَامِ الصَّلاَةِ وَإيْتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُوْنَ يَوْماً تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالأبْصَارُ، لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ أحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ (النور:۳۶-۳۸) ''ان گھروں میں جن کے بلند کرنے اور جن میں اپنے نام کی یاد کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، وہاں صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی، اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ پلٹ ہوجائیں گی۔اس ارادے سے کہ اللہ انہیں ان کے اعمال کا بہترین بدلہ دے بلکہ اپنے فضل سے اور کچھ زیادتی عطا فرمائے،اللہ جسے چاہے بے شمار روزیاں دیتا ہے''۔

البتہ جن لوگوں نے نماز کو ضائع کردیا،اس کے ساتھ سستی وبے اعتنائی برتی اور اسے وقت سے موخر کردیا،تو کاش مجھے علم ہوتا کہ وہ جان لیتے کہ انہوں نے کتنا بڑا گناہ کا ارتکاب کیا ہے؟ اور کتنے بڑے عظیم اجر وثواب سے محروم ہوگئے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَوَيْلٌ

لِلْمُصَلِّيْنَ، الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلاَتِهِمْ سَاهُوْنَ ﴾ (الماعون:۴-۵) ''ان نمازیوں کے لئے افسوس (اور ویل نامی جہنم کی جگہ) ہے، جو اپنی نماز سے غافل ہیں''۔ نیز ارشاد ربانی ہے:
﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوْا الصَّلاَةَ وَاتَّبَعُوْا الشَّهْوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا، إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً فَأُوْلٰئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلاَ يُظْلَمُوْنَ شَيْئاً ﴾ (مریم:۵۹-۶۰) ''پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ انہوں نے نماز ضائع کر دی اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے، سوان کا نقصان ان کے آگے آئے گا، بجز ان کے جو توبہ کر لیں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں۔ ایسے لوگ جنت میں جائیں گے اور ان کی ذراسی بھی حق تلفی نہ کی جائے گی''۔

اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلاَتُهُ، فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَنَجَحَ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ ﴾ ''بروز قیامت بندہ کے عمل میں سب سے پہلے جس عمل کا حساب لیا جائے گا، وہ نماز ہے۔ چنانچہ اگر نماز درست نکلی تو وہ کامیاب و بامراد ہوا، اور اگر نماز خراب نکلی تو وہ ناکام و نامراد ہوا''۔ (اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)۔

اے باجماعت نماز کو ضائع کرنے والے اور خاص طور سے نماز فجر کو ضائع کرنے والے! کیا آپ کے پاس ہمت وحوصلہ نہیں کہ آپ تھوڑا سا اوپر اٹھیں تا کہ آپ ان لوگوں کے زمرہ میں شامل ہو جائیں جن کی تعریف وتشہیر گزر چکی ہے۔ کیوں آپ شیطان کو اپنے آپ پر غالب آنے کا راستہ دیتے ہیں؟ اور کیوں آپ اس بات پر رضامند ہیں کہ وہ آپ کے کانوں میں پیشاب کرے؟ اپنے حبیب مصطفیٰ ﷺ کے سامنے ایک شخص کا تذکرہ کیا گیا جو رات کو صبح تک سوتا رہا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ﴿ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ أُذُنَيْهِ ﴾ ''وہ ایسا آدمی ہے جس کے کانوں

میں شیطان نے پیشاب کیا ہوا ہے''۔(بخاری ومسلم)۔

برادرِمن! جب آپ لذتِ خواب سے محظوظ ہورہے ہوں، اس وقت آپ اس حسرت وغم کو یاد کرلیں جو آپ کی نیند کا نتیجہ ہے، اور نبی حبیبﷺ کا یہ فرمان کافی ہے: ﴿**أصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلاَنَ**﴾ ''وہ سست اور خبثِ نفس کے ساتھ صبح کرتا ہے''۔(متفق علیہ)۔

نیز نبی کریمﷺ کے خواب والی حدیث میں آپﷺ کا یہ فرمان: ﴿**وَأمَّا الرَّجُلُ الَّذِىْ يُثْلَغُ رَأسُهُ بِالْحَجَرِ فَإنَّهُ يَأخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفِضُهُ ، وَيَنَامُ عَنِ الصَّلاَةِ الْمَكْتُوْبَةِ**﴾ ''وہ آدمی جس کا سر پتھر سے کچلا جارہا تھا، تو وہ شخص تھا جو قرآن کو پکڑتا تھا اور اس کا انکار کرتا تھا اور فرض نماز سے سویا رہتا تھا'' (بخاری) چنانچہ یہ شخص جب نماز چھوڑ کر لذتِ خواب سے محظوظ ہورہا تھا تو اس کو یہ سزا دی گئی کہ اس کا سر پتھر سے کچلا جاتا رہے۔اور جزاوسزا عمل کے جنس سے ہوتی ہے۔

ہوشیار! اہلِ فجر کے ساتھ شامل ہوجاؤ! تاکہ آپ اللہ کی حفاظت وذمہ داری میں آجائیں اور آپ کا نام نیک وصالحین کے دفتر میں لکھا جائے اور آپ کو سعادت وکامرانی اور نور حاصل ہوجائے۔اور آپ کا نام منافقین کے کھاتہ ورجسٹر سے کاٹ دیا جائے، رسول اکرم حبیبِ پاکﷺ فرماتے ہیں: ﴿**لَيْسَ صَلاَةٌ أثْقَلُ عَلَىٰ الْمُنَافِقِيْنَ مِنْ صَلاَةِ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لأتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْواً**﴾ ''منافقین پر فجر وعشاء کی نماز سے بڑھ کر اور کوئی نماز بوجھ نہیں ہے، حالانکہ اگر وہ جان جائیں کہ ان دونوں نمازوں میں کیا اجروثواب ہے، تو وہ ان میں ضرور حاضری دیں خواہ اس کے لئے انہیں گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے''۔(اس حدیث کو امام بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے)۔

اے پیارے مسلمان بھائی! آپ اپنے نفس کا محاسبہ کریں، اپنے رب کے ساتھ صدق

وصفا کا معاملہ کریں اور اپنے دن کا آغاز توبہ کے ساتھ کریں آپ کے پچھلے گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔ اور آپ اپنے اوپر اللہ کی نعمتوں کو یاد کریں اور اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ یہ دعا کریں کہ وہ آپ کی مدد کرے۔ اور شب بیداری سے پرہیز کریں، کیونکہ یہی نمازِ فجر کے فوت ہونے کا بنیادی سبب ہے۔ اس کے ساتھ ہی ان اسباب کو کام میں لائیں جو آپ کے لئے باذن اللہ مددگار ثابت ہوں اور یہ کہ آپ طہارت ووضو کی حالت میں بستر پر آئیں اور سونے کی دعا پڑھ کر سو جائیں۔ اپنے پاس اِلارم والی گھڑی بھی رکھ لیں۔ اس کے باوجود بھی اگر آپ کو فجر میں نہ اٹھ سکنے کا خدشہ ہو تو اپنے بعض گھر والوں یا پڑوسیوں کو ہدایت کر دیں کہ وہ آپ کو ٹلیفون کر کے جگادے۔ جب آپ بیدار ہو جائیں تو فوراً جاگنے کی دعا پڑھیں اور تیزی کے ساتھ بستر سے اٹھ جائیں اور اس میں کروٹیں نہ بدلتے رہیں، اور یا شیطان دل میں یہ بات ڈالے کہ تھوڑی دیر اور آرام کرلو۔ کیونکہ یہی تو شیطان کے دروازوں میں سے ایک بڑا دروازہ ہے۔ آپ گناہ ومعاصی سے اجتناب کریں خاص طور سے حرام نظروں سے، کیونکہ گناہ ہی طاعت وبندگی سے محرومی کا سبب ہے۔ اور آپ مضبوط عزم وارادہ والا بنیں، اور مسجدوں کی طرف سبقت کرنے والوں کے اجر وثواب کی یاد ذہن میں تازہ رکھیں جن کے قلوب مسجدوں میں لٹکے ہوئے ہیں اور وہ بار بار مسجدوں میں بکثرت آتے رہتے ہیں۔ اور وہ ان سات خوش نصیب افراد میں سے ایک ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سایہ میں جگہ دے گا جس دن اس کے سایہ کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ یہی تو وہ نیک بخت ہیں جو دنیا میں شادکامی کی توفیق سے نوازے گئے ہیں اور آخرت میں جنت کے مستحق ہوں گے۔ حبیبِ پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا:
﴿ثلاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلىٰ اللّٰهِ إنْ عَاشَ رُزِقَ وَكُفِيَ، وَإنْ مَاتَ أدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ، وَمِنْهُمْ : مَنْ خَرَجَ إلىٰ الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلىٰ اللّٰهِ﴾ ''تین خوش

نصیب افراد ایسے ہیں جن کی ضمانت اللہ تعالیٰ نے لے رکھی ہے، اگر وہ زندہ رہیں تو رزق دیا جائے اور کافی ہو جائے، اور اگر مر جائیں تو اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل کرے، ان میں سے ایک ہے: وہ شخص جو مسجد کے لئے نکلتا ہے تو وہ اللہ کی ضمانت میں ہوتا ہے''۔اس حدیث کو امام ابوداؤد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

میں اپنے لئے اور اس رسالہ کو پڑھنے والے کے لئے اور تمام مسلمان مرد وعورت کے لئے دنیا وآخرت کی سعادت وکامرانی اور اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی اور اس کی جنت کی دعا وسوال کرتا ہوں۔اور درود وسلام نازل ہو ہمارے نبی مکرم محمد ﷺ پر اور آپ کے آل وصحابہ کرام پر۔

آپ کا دینی بھائی

صالح بن عبدالرحمٰن الخضیری

بریدہ ۔پوسٹ بکس نمبر:۱۷۱۴

(یہ رسالہ کوئی بھی مسلمان فقط مفت تقسیم کے لئے طبع کر سکتا ہے)